103

اقبال کا خط
اور
ایک دلچسپ علمی مباحثہ

پروفیسر ریاض حسین

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

روز نامہ انقلاب لاہور نمبر۶ جلد ۲ بتاریخ ۲۴ ستمبر ۱۹۲۷ء میں "نذر اقبال" کے عنوان سے ایک نظم مصنفہ جناب اصغر حسین خان صاحب نظیر لدھیانوی چھپی تھی جس میں یہ شعر درج تھا:

اے کہ سینا ذرہ از تاب تو
نعرہ ارنی زنم برباب تو

اس شعر پر مولانا عبدالمجید سالک مدیر انقلاب نے یہ نوٹ لگا دیا:

"ارنی میں رائے متحرک ہے، خدا جانے نظیر صاحب نے ساکن کیوں باندھی"

اس نوٹ پر اچھی خاصی علمی بحث کا آغاز ہو گیا جس کا چرچا انقلاب کے کالموں میں مدت تک رہا۔

مندرجہ بالا نظم کے شائع ہونے کے چند روز کے اندر ہی حضرت علامہ اقبال نے ایک خط مدیر انقلاب کے نام ارسال کیا جو انقلاب بتاریخ ۲۸ ستمبر ۱۹۲۷ء میں شائع ہوا یہ خط علامہ کے خطوط کے کسی مطبوعہ مجموعے میں شامل نہیں ہے اور انقلاب کے کالموں سے براہ راست پہلی دفعہ یہاں پیش کیا جا رہا ہے:

حضرت علامہ نے لکھا

ڈیر سالک!

ٹیک چند بہار نے ابطال ضرورت میں رب ارنی پر مفصل بحث کی ہے۔افسوس اس وقت ابطال ضرورت کا کوئی نسخہ میرے پاس موجود نہیں بحرحال یہ صحیح ہے کہ اساتذہ عجم نے رب ارنی کی راے ثانی کو بسکون بھی استعمال کیا ہے۔

سالک لاہوری، سالک یزدی کا شعر ملاحظہ فرمائیں

مرغ ارنی گوز شوق لن ترانی پر زند
پیش موسی خار خار وادی ایمن گل است

اصغر حسین صاحب کے شعر میں کوئی غلطی نہیں

والسلام

محمد اقبال

اسی تاریخ یعنی ۲۸ ستمبر ۱۹۲۷ء کے اخبار انقلاب میں جناب نظیر کا جواب بھی چھپا ہے جس میں انہوں نے صاحب غیاث کی یہ عبارت نقل فرمائی ہے

”لفظ ارنی در فارسی بسکون رائے مہملہ نیز آمدہ چنانچہ در مخزن اسرار نظامی گنجوی گفتہ بیت موسی از یں جام تہی دید دست شیشہ بہ کہ پایہ ء ارنی شکست“

ان دونوں جوابات کو نقل کرنے کے بعد مدیر انقلاب تحریر فرماتے ہیں:

”حضرت علامہ اگر محض سالک یزدی کی سند پر ہی اکتفا فرماتے تو کوئی بات نہ تھی لیکن اب کہ حضرت نے خود اپنی رائے بھی ظاہر فرمادی کہ ”اصغر حسین صاحب کے شعر میں کوئی غلطی نہیں“ تو ہمارے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ حضرت کے فیصلہ پر سر تسلیم خم کر دیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اساتذہ عجم علے العموم بعض عربی الفاظ میں جو من مانے تصرفات کر لیا کرتے ہیں آیا وہ سب ہمارے لیے سند قرار پا جائیں گے؟

مثلا” قاآنی نے ایک مقام پر استغفار کے بجائے ستغفار باندھا ہے اور غالبا” اسی کے اتباع میں دور حاضر کا ایک ایرانی استاد بھی لکھتا ہے کہ

بادشا از ستبداد چہ داری مقصود

تو کیا ہمیں بھی اختیار ہے کہ اختیار کے بجائے ختیار ۔ انتظار کے بجائے نتظار اور استقلال کے بجائے ستقلال باندھ لیا کریں "

حضرت علامہ اور مدیر انقلاب کے درمیان یہ مکالمہ اخبار انقلاب کے کالموں کی حد تک تو یہیں ختم ہو گیا۔ تاہم حضرت علامہ کے خط کا یہ جملہ کہ ٹیک چند بہار نے ابطال ضرورت میں رب ارنی پر مفصل بحث کی ہے افسوس اس وقت ابطال ضرورت کا کوئی نسخہ میرے پاس موجود نہیں " میری جستجو کے لیے مہمیز کا کام دے گیا۔ میں نے ابطال ضرورت کا کوئی نسخہ اپنے طور پر تلاش کرنے کی کوشش کی اور اس سلسلے میں پنجاب یونیورسٹی لائبریری، پنجاب پبلک لائبریری اور دیال سنگھ پبلک لائبریری میں کوشش کی۔ بیرون لاہور بعض احباب کو بھی لکھا کہ اپنے ہاں کے کتب خانوں میں ابطال ضرورت کے کسی نسخہ کا کھوج لگائیں ۔ مگر یہ سب سعی لا حاصل ثابت ہوئی ۔ آخر 'چراغ تلے اندھیرے' والا معاملہ ہو گیا۔ جہاں میں نے یہ کتاب کھوجنے کی ضرورت محسوس نہ کی تھی وہیں سے اس کا نسخہ بر آمد ہو گیا۔ میرے اپنے ادارے گورنمنٹ ایف سی کالج لاہور کی لائبریری میں ٹیک چند بہار کی ابطال ضرورت کا ایک پرانا نسخہ محفوظ تھا۔ اس کتاب میں ٹیک چند بہار جو کہ لغت بہار عجم کے مصنف بھی ہیں تحریر فرماتے ہیں:

> " حضرت اساتذہ کرام خصوصا" بلغائے واجب الاعظام در کلمات تصرفہا کردہ اند و منظور ازاں تخفیف در لفظ و توسیع در انبمہ است و ایں از جہت کمال دستگاہ فن و اقتدار ایشان بر سخن بودنہ از جہت عجز طبیعت کہ آنرا در عرف ضرورت گویند "

اس عبارت کے تجزیے سے مندرجہ ذیل نکات واضح ہوتے ہیں:

ٹیک چند بہار ان تصرفات کی وجہ

۱۔ لفظوں کی کمی

۲۔ میدان شاعری کا وسیع ہونا

۳۔ کمال دستگاہ فن اور

۴۔ سخن پر قدرت

کو قرار دیتے ہیں۔ لیکن بہار مندرجہ ذیل کو تصرف کا جائز سبب نہیں مانتے:

۱۔ شاعر کی طبیعت کا عجز

۲۔ ضرورت شعری

چنانچہ جہاں کہیں بھی تصرفات شاعر کی عجز طبعمت یا ضرورت شعری کی وجہ سے ہوئے ہیں ٹیک چند بہار ان کو ناقابل قبول اور رموز کے خلاف سمجھتے ہیں۔

چونکہ علامہ نے اپنے خط میں ٹیک چند بہار کے اس نظریے کی توثیق کی ہے اس لیے سالک کی طرح ہمیں بھی بہار کے اس نظریے کو ماننے کے سوا چارہ نہیں۔ رموز شاعری پر بہار کے اس اصول کو ہی علامہ کا اصول تنقید سمجھنا چاہیے۔ شعروں میں تصرفات کا موضوع قدیم، دلچسپ اور وسیع ہے۔ حضرت علامہ بھی اس موضوع میں بے حد دلچسپی رکھتے تھے اور ان کے احباب نے کئی مواقع پر تصرفات شعری پر ان کے ارشادات نقل کئے ہیں۔ چنانچہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعض دیگر مستند علما کی آراء بھی اس سلسلے میں ہدیہ قارئین کر دی جائیں۔

محمد بن قیس اپنے مشہور رسالہ معیار عجم فی اشعار عجم میں سیبویہ سے نقل کرتے ہیں کہ شعرائے عرب نے مواقع ضرورت اور مواضع اضطرار میں بضرورت شعریہ دس قسم کے تصرفات کئے ہیں۔ علامہ زمخشری نے دس ضرورت شعریہ کو نظم کی شکل میں بیان فرمایا ہے:

ضرورۃ الشعر عشرۃ عد جملتھا

وصل وقطع وتخفیف وتشدید

وقصر ومد واسکان وتحریک

ومنع صرف وصرف تمہ تعدید

جہاں تک تصرفات کی مختلف اقسام کا تعلق ہے ٹیک چند بہار نے تصرف کی تین اقسام بتائی ہیں:

۱۔ تصرف در لفظ فقط

۲۔ تصرف در معنی فقط

۳۔ تصرف در لفظ و معنی فقط

مگر محمد بن قیس اپنے مذکورہ بالا رسالہ میں سیبویہ سے نقل کرتے ہیں کہ شعرائے عرب نے مواقع ضرورت اور مواضع اضطرار میں بضرورت شعریہ دس قسم کے تصرف کئے ہیں

مولانا عبدالمجید سالک مدیر انقلاب نے اپنے شذرہ میں سوال کیا تھا "اساتذہ عجم علی العموم بعض عربی الفاظ میں جو من مانے تصرفات کر لیا کرتے ہیں آیا وہ سب ہمارے لئے سند قرار پائیں گے؟ --- کیا ہمیں بھی اختیار ہے کہ اختیار کے بجائے ختیار، انتظار کے بجائے نتظار اور استقلال کے بجائے ستقلال باندھ لیا کریں؟"

مندرجہ بالا اسندات کی روشنی میں سالک کے ان سوالات کا جواب یہ قرار پاتا ہے کہ

۱۔ غیر صاحب زبان اس امر کا مجاز اور مستحق نہیں کہ اہل زبان کے تصرفات پر قیاس کر کے دوسرے الفاظ پر اس قسم کا تصرف کرے مثلاً "اگر قاآنی نے ایک مقام پر استغفار کے بجائے ستغفار باندھا ہے تو ہمیں یہ اختیار حاصل نہیں کہ ہم اس پر قیاس کر کے اختیار کو ختیار باندھ لیں یا استقلال کا الف اڑا کر ستقلال استعمال کریں۔

۲۔ ایسے غیر صاحب زبان شاعر جن کو قدرت فن اور قدرت زبان حاصل ہے وہ ایسے تصرفات کرنے کے مجاز ہیں۔

اس کی سند ایک اور ذریعے سے بھی ملتی ہے۔ سراج الدین علی خان آرزو اپنے رسالہ سراج منیر میں تحریر فرماتے ہیں۔

" فارسی دانان ہند جنہیں قدرت فن حاصل ہے وہ بھی اس قسم کے تصرفات کرنے کے مجاز ہیں "

۳۔ حق یہی ہے کہ غیر اہل زبان کو چاہیے کہ وہ کتنا ہی کامل فن کیوں نہ ہو کسی دوسری زبان میں حق تصرف کو استعمال کرنے میں انتہائی احتیاط برتے۔

قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علامہ بھی اسی نظریے کے حامی تھے۔ لیکن اس عظیم علمی و ادبی بحث کا دروازہ ابھی بند نہیں ہوا

یہ موضوع مختصصین اقبال کی مزید تحقیق کا متقاضی ہے اس لیے بھی کہ اس میں خود حضرت علامہ کو تمام عمر گہری دلچسپی رہی۔

Serious and Academic

New English-language bi-monthly publication

MUSLIM & ARAB PERSPECTIVES

ISSN 0971-4367

Read in the the first issue:

- S. Ameenul Hasan Rizvi, Some errors in Abdullah Yusuf Ali's English translation of the Holy Qu'ran
- William R. Roff, Leavetakings: The separation stage of the Meccan pilgrimage
- Edward P Djerejian, The US, Islam and the Middle East
- Zafarul-Islam Khan, A Primary source of Islamic history
- Shah-i Hamadan Institute of Islamic Studies, Srinagar
- Recent publications
- Other regular topics

Next issue: **Focus on Palestine**: a mini-encyclopaedia and a living document on the Palestinian Question

Edited by the well-known scholar and writer,
Dr Zafarul-Islam Khan

Yearly subscription:
Individuals Rs 150; institutions Rs 300
(Foreign by airmail: individuals US$15 / £ Stg 10;
institutions US$30 / £ Stg 20)

The Institue of Islamic and Arabic Studies
P.O. Box 9701, 84 Abul Fazal Enclave,
New Delhi 110 025 India
Tel./fax (009111) 6835825

Send M.O. / stamps / coupons etc. worth Rs 15 / US$ 1.5 for a specimen copy